

542

از دفتر اخبار الفضل

نمبر ۸۳۵
کذمت جناب
۱۳۳۵

بستر ڈائل نمبر ۸۳۵
چھپتہ بازار
لاہور



THE ALFAZZL QADIAN

ایڈیٹر
فی چارج
قادیان

الفضل

قیمت پینے لائے
شش ماہی للہ
۳۰



جماعت کا
جماعت احمدیہ گوردوارہ جی (۱۳۳۵ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و ہدایت میں جاری فرمایا
مورخہ مارسی ۱۹۲۶ء
مطابق ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و ہدایت کے حرم ثانی میں ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و ہدایت کے حرم ثانی بنت جناب ڈاکٹر سید عبدالرشاد شاہ صاحب کے ہاں ۱۳ مارسی کو دفتر نیک اختر متولد ہوئی۔ الحمد للہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان اور ساری جماعت کے لئے مبارک کرے۔ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت ہزاروں بچے روزانہ پیدا ہوتے ہیں لیکن خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پیدا ہونے والے بچوں کی شان بالکل علیحدہ ہے کیونکہ یہ وہ مقدس خاندان ہے جس کے کساتھ ترقی کرنے کے متعلق اس خالق و مالک کا ارشاد سن چکی ہے جس کے قبضہ میں ہر چیز کی پیدائش اور ہر عمل کی آبادی ہے۔ بیاں و جہ اس خاندان کا ہر مولود خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی صداقت کا ثبوت ہوتا ہے۔ ہماری مخلصانہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جس قدر علم ہے وہ اپنی پوری شان کے ساتھ پورے ہوں اور اس کا جلال دنیا میں قائم ہو۔ آمین ثم آمین

المنیہ

روزانہ مختلف اہم مضامین پر اجاب کرام کے ٹیکر پورے ہیں جن کے متعلق مفصل اطلاع اسی اخبار میں دوسری جگہ دیجے۔ ڈاکٹر فضل الدین صاحب کھارباں واسے نے اپنے مکان کی تعمیر کی خوشی میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بہت سے اصحاب کو دعوت دی۔ خدا تعالیٰ مکان مبارک کرے۔ جمعہ کی نماز کے بعد لوکل انجمن احمدیہ کا جلسہ سوار جس میں جناب سید زین العابدین دلی اللہ شاہ صاحب پریزیڈنٹ لوکل انجمن نے وہ رسالہ پڑھ کر سنایا۔ جو حال میں مجلس شاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشادات متعلق سینچہ بیت المال سینچہ مذکور سے شائع کیا ہے۔ بہت سے اصحاب نے ایک آنہ فی روپیہ کی بجائے دو آنے یا اس سے بھی زیادہ ماہوار چندہ دینے کا اقرار کیا ہے۔

ایلیٹہ ایفیر صاحب گوردوارہ پورے سے ۱۳ مارسی کو بہت سے اصحاب نے بیضہ کا ٹیکہ لگوایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں تبلیغی لیکچروں کا سلسلہ

چونکہ ان دنوں آریہ سماج نے اسلام کے خلاف پوری قوت اور مستعدی سے چلنا شروع کر رکھی ہے۔ لہذا ضروری ہوا کہ احمدی اجماع ۱۴۹ کے حلوں کا جواب دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس لئے دیانند سہت کونڈن بھاء قادیان کے زیر اہتمام چند روز تبلیغی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس کے اس وقت تک چھ لیکچر ہو چکے ہیں۔

پہلا لیکچر زیر صدارت جناب میر محمد اسحق صاحب جناب حافظ ذوالفقار علی صاحب نے "حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل انسان میں" پر دیا۔ جس میں دس خصوصیات بیان فرما کر ثابت کی گئی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفصیلات ثابت کی گئی ہیں۔
دوسرا لیکچر مولوی غلام احمد صاحب بدو مہروی نے حفاظت قرآن پر دیا۔ جس میں واضح دلائل سے ثابت کیا کہ دنیا میں صرف قرآن ہی وہ کتاب ہے۔ جو ہر قسم کے تغیر و تبدل سے پاک ہے۔

تیسرا لیکچر مولوی عبدالغفار صاحب جالندھری کا ہوا جس میں آریہ سماج کے بانی ناز سلسلہ "ناسخ" کا نہایت عمدگی سے کھنڈن کیا گیا۔
چوتھا لیکچر زیر صدارت مولوی غلام صاحب تبلیغی علامہ میر محمد اسحق صاحب نے "محدث روح واداء پر دیا لیکچر کیا تھا۔ ایک تیز تلواری تھی جس نے شجر بیابان کی تمام جڑیں کاٹنے لکھیں۔ یہ چار لیکچر مسجد اقصیٰ میں ہوئے۔

پانچواں لیکچر محلہ دارالرحمتہ میں زیر صدارت جناب ثقی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل جناب میر قاسم علی صاحب نے دیا۔ جو کہ بانی آریہ سماج کے حالات زندگی پر مشتمل تھا۔ لیکچر پوری دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سنا گیا۔ چونکہ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ اور پوری تقریر ختم نہ ہوئی تھی۔ اس لئے

چھٹا لیکچر بھی اسی مضمون پر اسی جگہ ہوا۔ جس میں معلومات کا کافی ذخیرہ موجود تھا۔ ان لیکچروں میں احمدیہ پیکار کے جس میں عورتیں بھی شامل ہیں کافی حصہ لیا اور اکثر اسی سبب سے قریب قریب کی تقریروں کے نوٹ بھی لئے۔ جو کہ بعد میں انہیں بہت مدد دے سکیں گے۔ ابھی یہ سلسلہ انشاء اللہ کئی روز تک جاری رہے گا اگر بیرون نجات کی احمدیہ انجمنیں بھی اپنے اپنے ہاں اس قسم کے تبلیغی دروس کا انتظام کریں۔ تو اس وقت تبلیغی رنگ میں بہت مفید ہوگا۔

حاکم الفضل حسین احمدی مہاجر
فتری دیانند سہت کونڈن بھاء۔ قادیان دارالامان

فسادِ لاہور کے مطلوبین امداد کے متعلق

اعلان

امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہماری جانب سے جو معزز اصحاب فسادات لاہور کے مطلوبین کی امداد کے لئے لاہور مقیم ہیں۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی امدادی کوششوں کو زیادہ وسیع اور مفید بنانے کے لئے حسب ذیل اشتہار باشندگان لاہور کے نام شائع کیا ہے۔

مسلمانان لاہور کی بہبودی کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت دور رس معاہدہ ہوتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بہت جلد دیا جائے تاکہ مسلمانوں کی امداد میں مناسب اور ضروری کارروائی کرنے میں سہولت ہو۔ پس ہم اپنے احمدی بھائیوں سے جو شہر کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں۔ بالخصوص اور تمام اہل اسلام سے خواہ وہ کسی فرقہ و مذہب کے ہوں۔ عموماً یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مندرجہ ذیل امور میں سے جو امر کے متعلق معلومات رکھتے ہیں۔ ہمیں پہنچائیں۔ تا اس بارہ میں مناسب کارروائی جلد ہو سکے۔

(۱) ان تمام مجروحین کے نام اور پتے درکار ہیں۔ جو ان فسادات میں زخمی ہوئے۔ اور جن کا آپ کو علم ہے۔ خواہ وہ کسی ہسپتال میں داخل ہوئے ہوں یا نہیں۔ اور خواہ داخل ہو کر علاج کولنے کے بعد وہاں سے چلے آئے ہوں۔

(۲) ان تمام مسلمانوں کے نام اور پتے جن کے متعلق آپ کو علم ہو۔ کہ وہ فسادات کے دنوں میں غائب ہو گئے ہیں۔ اور ان کا پتہ نہیں ملتا۔

(۳) ان تمام مسلمانوں کے نام اور پتے جن پر کسی ہتھوڑیا سکھ نے ان ایام حملہ کیا ہو۔

(۴) ایسے لوگوں کے نام جو مسجد جوہلی کا بل سے نکلنے وقت موجود تھے۔ اور جنہوں نے حملہ کی ابتدا کو کچھ خود دیکھا ہو۔

دہ ایسے گھروں کے متعلق ہم کو علم دیا جائے۔ کہ جن کے کلمے لائے پچھلے فسادات میں مارے گئے یا بیکار ہو گئے۔ اور انہیں امداد کی ضرورت ہے۔ اور کہ کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے۔ بصورت نقد یا مثلاً اس طرح کہ ان کی اولاد کو کسی پیشہ سکھانے یا نوکری دلانے کی ضرورت ہے۔

(۵) ایسے لوگوں کے نام اور پتے جو پچھلے فسادات کے متعلق معلومات رکھتے ہیں۔ اور پتے جو اس وقت ماخوذ ہیں اور ان کی قادیان امداد کا کوئی انتظام نہیں ہے۔
(۶) ایسے لوگوں کے نام اور پتے جو پچھلے فسادات کے متعلق معلومات رکھتے ہیں۔ اور پتے جو اس وقت ماخوذ ہیں اور ان کی قادیان امداد کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

بہم پہنچائیں۔ کہ مسلمان عام طور پر مظلوم تھے۔ تمام اطلاع پتہ ذیل پر پہنچائی جائے۔ جو صاحب خدمت آسکتے ہوں۔ وہ بذریعہ خط کے اطلاع دیں۔ ہم نے شہر والوں کی آسانی کے لئے اپنا پتہ بدل دیا ہے۔

ہم یہ معلومات حاصل کر کے مسلمانوں کی موجودہ کمیٹیوں کے مشورہ سے مقتولین کے پیمانہ گذار اور مجروحین کی امداد و معاونت کرینگے۔ قانونی چارہ جوئی کے واسطے دکلا، مہیا کئے جائینگے۔ اور پسندگان کو مناسب امداد دی جائیگی۔

اس وقت ہم تمام مسلمان بھائیوں کو یہ بھی نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جو تکلیف ان کو پہنچائی جاتی ہے۔ اس پر صبر کریں اور شہر میں امن قائم رکھنے کی ہر طرح سے سعی کرتے رہیں۔ اور کسی کوشش انتقام کی طرف رغبت نہ دیں۔

خط عسکراں

ذوالفقار علی خان۔ مفتی محمد صادق۔ مسجد احمدیہ برین دہلی دروازہ لاہور

احمدی احباب کا جلسہ امدادِ مطلوبین متعلق

بعد نماز جمعہ (۱۳ مئی) مسجد احمدیہ واقع برین دہلی دروازہ لاہور

میں جماعت احمدیہ کا جلسہ دوبارہ امدادِ مطلوبین فسادات لاہور منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ صدر جلسہ نے امدادِ مطلوبین کے لئے سڑیک کی اور شائع کردہ اشتہار کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور یہ بھی سڑیک کی۔ کہ کام میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کے معلومات جن کا ذکر اشتہار میں کیا گیا ہے۔ ہم پہنچائیں اور مسلمانوں کو اس اشتہار کے مضمون سے اطلاع دیں تاکہ حاجتمند مسلمانوں کو مناسب امداد ہم پہنچائی جاسکے۔ اس کی متفقہ طور پر تائید کی گئی۔ حاضرین میں سے اکثر نے مختلف خدمات کے لئے اپنے نام بطور الیٹریٹ پیش کئے۔ مسجد احمدیہ لاہور میں انفریشن سہولت قائم کیا گیا ہے۔ صبح ۶ بجے سے رات ۹ بجے تک ہال ناہمیدہ موجود رہے گا۔ اور ہر ضروری اطلاع رجسٹر کی جائیگی۔

ذوالفقار علی خان چیف سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی

ایک مخلص احمدی خاتون کا انتقال

نہایت انوس ہے کہ جناب اکرم محمد عمر صاحب لکھنؤ کی اہلیہ حیدرہ خاتون ۱۲ مئی بمبئی بیماری کے بعد رحمت منزل لکھنؤ میں فوت ہوئیں۔ اناتہ وانا الیراجون۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بابرکاتہ خطبہ مجبوراً فرمایا ہے تھے کہ اس انوساک خبر کے متعلق تاملات کا وقت انفس کے نام بھی تیار ہونا چاہئے۔ خطبہ کو ختم کرتے ہوئے حضور نے مرحومہ کا جنازہ

بہم پہنچائیں۔ کہ مسلمان عام طور پر مظلوم تھے۔ تمام اطلاع پتہ ذیل پر پہنچائی جائے۔ جو صاحب خدمت آسکتے ہوں۔ وہ بذریعہ خط کے اطلاع دیں۔ ہم نے شہر والوں کی آسانی کے لئے اپنا پتہ بدل دیا ہے۔ ہم یہ معلومات حاصل کر کے مسلمانوں کی موجودہ کمیٹیوں کے مشورہ سے مقتولین کے پیمانہ گذار اور مجروحین کی امداد و معاونت کرینگے۔ قانونی چارہ جوئی کے واسطے دکلا، مہیا کئے جائینگے۔ اور پسندگان کو مناسب امداد دی جائیگی۔ اس وقت ہم تمام مسلمان بھائیوں کو یہ بھی نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جو تکلیف ان کو پہنچائی جاتی ہے۔ اس پر صبر کریں اور شہر میں امن قائم رکھنے کی ہر طرح سے سعی کرتے رہیں۔ اور کسی کوشش انتقام کی طرف رغبت نہ دیں۔ ذوالفقار علی خان۔ مفتی محمد صادق۔ مسجد احمدیہ برین دہلی دروازہ لاہور

الفضل

قادیان دارالامان - ۷ مئی ۱۹۲۷ء

مسلمانوں کو ضرورت تنظیم

ہندوستان کے ایک سے لیکر دوسرے سرگرم مسلمانوں پر جو مصائب اور آلام نازل ہو رہے ہیں۔ اگر وہ بھی ان کی آنکھیں کھولنے اور اپنی حالت مضبوط بنانے اور اپنی تنظیم کی طرف توجہ دلائیے تو وہ نہ ہوں۔ تو پھر کچھ نہیں آتا۔ ان کو زندہ رہنے اور زندہ گزارنے کا حق کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس انجام سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔ جو ہر پرانگندہ اور منتشر قوم کا ایک منظم اور منضبط قوم کے مقابلہ میں ہوا کرتا ہے۔

تازہ معیبت جو مسلمانوں پر لاہور میں نازل ہوئی۔ اس نے جس جس طریق سے اپنے اٹھ پھیلانے اور مسلمانوں کو اپنا غم بنایا اس کے ایک ایک افسوس سے اگر کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ تو یہی کہ مسلمانوں کی پرانگندگی اور بے انتظامی۔ ان کا بے کسی اور بے چارگی کے سہانے کھڑی رو رہی تھی۔ اگر ان میں کوئی انتظام ہوتا۔ کچھ باقاعدگی ہوتی تو سکھوں اور ہندوؤں کو اس بے باکی کے ساتھ بے گناہ اور بے قصور مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ اور اگر ان کے سرسبز پھر گئے تھے۔ کہ وہ حملے بغیر نہ رد کئے تھے۔ تو پھر ہندوؤں کے جنازہ کے نامی بھوم پر بالا خانوں سے اینٹیں پھینکنے کے لئے کوئی ہتھ نہ بڑھ سکتا۔ لیکن اگر کچھ لوگ شرافت اور انسانیت کے جذبات سے استفادہ جاری ہو چکے تھے۔ کہ ان کے دلوں میں مائتھی جلوس پر اینٹیں پھینکنے بغیر ٹھنڈک نہ پڑ سکتی تھی۔ تو بھی مسلمان تنظیم کی برکت سے فتنہ و فساد کی اس دلدل سے بچ سکتے تھے جس میں انہیں ہندو بار بار اس لئے دھکیلنے کی کوشش کر رہے تھے کہ اپنے ساتھ مسلمانوں کو بھی مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کر میں لیکن نہایت ہی افسوس اور رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کوئی وسیع الاثر انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی اس فتح میں بہت کچھ کمی واقع ہو گئی۔ جو کیا بجا قانون اور کیا بجا اخلاق ان کو سکھوں اور ہندوؤں پر حاصل ہو چکی تھی۔ اگر عام مسلمانوں کو ہندوؤں کے بے حد اشتعال انگیز افعال کے باوجود ہاتھ اٹھانے سے کلیتہً باز رکھا جاسکتا تو نہ صرف کئی ایک اور بے گناہ اور بے قصور جانیں ضائع ہوتے۔ بلکہ جو جاتیں بلکہ تمام دنیا میں مسلمانوں کی شرافت اور جرات کا سکہ سمیٹا ہوا اور دشمنوں سے دشمن بھی ان کی تعریف و توصیف کرنے کے لئے

مجبور ہو جاتا اور ہر طرف ہندوؤں اور سکھوں پر لعنت و لعنت کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی۔ لیکن اب مسلمانوں کے ہاتھوں بھی بعض افسوسناک افعال سرزد ہو جانے کی وجہ سے گو وہ انہما درجہ کا اشتعال دلائے جانے پر پہنچے۔ صورت حالات مختلف ہو گئی ہے۔ اور اس بات کا قوی خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ مسلمان تو می تنظیم کے فقدان کی وجہ سے عدالتی اور قانونی کارروائیوں کے ذریعہ مزید آلام و مصائب کا شکار بننے لگے ہیں۔

ان حالات نے مسلمانوں کی تنظیم کی ضرورت اور بھی زیادہ واضح کر دی ہے۔ اور ذمہ دار مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد مسلمانوں کو ایک مناسک میں منسک کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور ان خطرات کے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ جو پرانگندگی کی حالت میں پیدا ہو جانے لازمی ہیں۔ اور جو ہر اس مقام پر پیدا ہوئے۔ جہاں ہندو مسلمانوں کا تصادم ہوا ہے۔

ہندوؤں کے انتظام۔ ان کی ہوشیاری اور پیش بندی کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ہندو اخبارات کا اپنا بیان ہے۔ جب کشت و خون کا بازار گرم تھا۔ اور سرگردان پریشانی کے عالم میں اوسے مارے پھر رہے تھے تو ہندو لیڈر اعلیٰ حکام کا کوٹھیلوں اور ان کے بنگلوں پر جا جا کر انہیں معینہ مطلب بائیں بنا رہے تھے۔ ایک طرف تو یہ گند دھاری تھی اور دوسری طرف مسلمان اخبارات کی شکایات خاص انتظام کے ذریعہ اعلیٰ حکام تک پہنچائی جا رہی تھیں۔ کیا یہ نہایت ہی حیرتناک امر نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کے اخبارات "زمیندار" "انقلاب" اور "سیاست" کے کہ یہی لاہور کے مسلمان روزانہ اردو اخبارات تھی پرچے تو ضبط ہو گئے۔ دن کے دفاتر کی تلاشیاں لی گئیں۔ اور مسلمانوں کو تنبیہ ہو گئی۔ لیکن ایک سبھی ہندو اخبار کو کسی نے پوچھا تاکہ نہیں۔ حالانکہ انہوں نے اشتعال انگیزی میں کوئی دقیقہ فرود گذشت نہیں کیا۔ یہ سب کچھ اس انتظام کا نتیجہ ہوتا جو ہندوؤں نے کر رکھا تھا۔ اور جس کا نتیجہ اس بیان سے لگ سکتا ہے۔ جو ہندو اخبار طلباء کے ہر سی کے پرچہ میں اس الفاظ شائع ہوا ہے۔

زمیندار میں ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ شہری مسجد کا سوؤں گم ہو گیا ہے۔ جانیے پٹی کشن نے اسے اسی مسجد میں خود دیکھا جب ہندوؤں نے پٹی کشن سے اس بارے میں شکایت کی تو جانتے جواب دیا کہ مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ اخبار زمیندار غلط خبروں کی اشاعت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ زمیندار کا پرچہ صاحب بہادر کو دیا گیا اور ایک غلط خبر پڑھائی گئی۔ صاحب بہادر نے جواب دیا۔ کہ زمیندار کا ایک پرچہ تو ضبط کر لیا گیا تھا۔ دوسرے پرچوں کو بھی بغور پڑھا جا رہا ہے۔ اور غلط خبروں کی اشاعت پر ضروری کارروائی

کی جائیگی۔ مسلم اخبارات کے بیان کے متعلق پٹی کشن نے جواب دیا۔ کہ میں ان پر اعتبار نہیں کرتا۔ واقعات کی صدا مجھ پر عیاں ہو گئی ہے۔

543

کیا مسلمانوں نے بھی کوئی اس قسم کا انتظام کیا ہوا تھا۔ کہ ہندو اخبارات کی غلط بیانیوں اور اشتعال انگیزیوں سے اعلیٰ حکام کو آگاہ کریں۔ اور اخبارات کے پرچے پیش کر کے ان سے پڑھائیں اگر نہیں تو حکام کی نسبت وہ خود اس کے بڑے نتائج کے زیادہ ذمہ دار ہیں۔

اگر لاہور کے فسادات کا مسلمان لیڈروں اور اخبارات پر کچھ اثر ہوا ہے۔ اور ان پر مسلمانوں کی پرانگندگی ظاہر ہونے میں کوئی کمی نہیں رہ گئی۔ تو ان کا فرض اولین ہے کہ مسلمانوں کو منضبط اور منظم کرنے میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ کریں۔ اور یہ وقت جبکہ مسلمانوں میں عزم اور جوش پایا جاتا ہے اس کام کے لئے نہایت بوزوں سے ہے۔

زمیندار رسول کے مصنف کی بریت

زمیندار رسول کے مصنف کا نامی کورٹ سے عادت بڑی ہو جانا ایک ایسا واقعہ ہے۔ جس سے تمام مسلمانوں میں ایک تہلکہ مچ جانا چاہیے۔ تاہم لیکن لاہور کی محترمہ خیر مہدائے اخبارات اور مسلمانوں کو اس پر توجہ خوانی کا موقع ہی نہ دیا۔ زمیندار رسول وہ کتاب ہے جس میں بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس قدر توہین اور تذلیل کی گئی ہے۔ کہ اس سے سات کدو مسلمانوں کے جگو پاش پاش ہو چکے ہیں۔ لیکن نامی کورٹ جسٹس کنور دیپ سنگھ کے نزدیک اس کا مصنف قطعی کسی جرم کا مرتکب نہیں ہوا۔ اور مکت عدالتوں نے بڑے غور و فکر اور ذہنی تحقیقات کے بعد جو سزا ضروری سمجھی تھی۔ وہ بالکل آزاد ہی گئی ہے۔ اس پر سوائے اس کے کہ مسلمان اپنی بے چارگی اور بے کسی پر اکتفا یہاں نہیں اور کیا کر سکتے ہیں؟

اب زمیندار رسول کے مصنف کو کھلی اجازت ہے، کہ اس کتاب کو شائع کر کے مسلمانوں کے ذہنی قلوب پر جس قدر چیلے۔ تاکہ جو کچھ خدا کرے اس سے مسلمانوں کی آنکھ کھل جائے۔ اور انہیں سمجھ آجائے۔ ان کے لئے اپنے مقدس رسول اور پیارے اسلام کی عزت محفوظ رکھنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ تبلیغ کے ذریعہ کفر اور بے دینی کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تاکہ راجا جیول اور کالی چروں کو بھی اسلام کے فائدہ بتائیں۔ اور بانی اسلام کی مقدس ہستی کے خلاف بدذہنی اور بے ہودہ سرکاری کرنے والا کوئی ناپاک وجود باقی نہ رہے۔

زمیندار کی طرف سے محمد عین دودھ اور صل

دلائی کے اخبارات بوڑھے مالدار اور صاحبِ حقیقت ہوتے ہیں۔ فہم عام کاموں میں بڑی بڑی اولوالعزمیاں دکھاتے ہیں۔ اور لاکھوں روپے ایسے کاموں کے لئے خرچ کر دیتے ہیں۔ ہندوستان کے اخبارات اور خصوصاً مسلمانوں کے اخبارات کی چونکہ اپنی مال حالت قابلِ اطمینان نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کے لئے کسی کام میں مالی امداد دینا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم خوشی کی بات ہے کہ معاصر زمیندار کی طرف سے فسادات لاہور کے محمد عین کو جو میوہ ہسپتال میں ہیں روزانہ ایک من دودھ اور ایک خاص مقدار میں پھل تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ اور زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ بلا تخصیص مذہب ہندو و سکھ۔ مسلمان سب محمد عین کو تقاضا کیا جا رہا ہے یہی نوع انسان سے ہمدردی کی اسلامی تعلیم کا بہت اچھا ثبوت ہے۔

لاہور کے مسلمان لیڈر

ہم لاہور کے ان مسلمان لیڈروں کی ہمت اور کوشش کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے فسادات کے دوران میں خوف زدہ مسلمانوں کو تسلی اور اطمینان دلانے کی کوشش کی۔ اور جگہ جگہ پھر کر امن کے قیام کی سعی کرتے رہے۔ ان میں خاص طور پر قابلِ ذکر سربراہان محمد شفیع۔ خان بہادر ملک محمد حسین۔ سردار حبیب اللہ میاں عبدالعزیز بیرسٹر۔ ڈاکٹر محمد اقبال۔ خلیفہ شجاع الدین۔ لک۔ مبارک علی۔ مرزا یعقوب بیگ۔ شیخ محمد تقی۔ مولوی ظفر علی خاں خواجہ عبدالرحمن ہیں۔ ہمارے لئے یہ بات بھی باعثِ مسرت ہے۔ کہ جب ان ہندوؤں نے رائے بہادر سندرداس۔ لالہ جی شاہ اور دیوان نرنجن داس ایسے سرکردہ ہندوؤں سے کہدیا۔ کہ ہم لالہ لاجپت رائے۔ بھائی پرمانند اور مالوی جی کے بغیر کسی کا ہنسا لانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہاں مسلمانوں نے اپنے ہر ایک لیڈر کی بات دل کے کانوں سے سنی۔ اور جہاں تک ان سے ہو سکا عمل بھی کیا۔ اگر تمام مسلمانوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے۔ کہ وہ ہر موقع پر مخلص اور خیر خواہ اصحاب کی ہدایات کی پیروی اپنا فرض سمجھیں۔ تو انہیں وہ قوت حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کا کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مسلمان لاہور کا قابلِ تعریف ویہ

اگرچہ ہنگامہ لاہور میں مسلمان مظلوم تھے۔ اور انہیں بے حد اشتعال بھی دلا گیا تھا لیکن باوجود اس کے ان کے کثیر حصہ نے

جس شرافت نفس اور حسن سلوک کا ثبوت دیا ہے۔ وہ نہایت ہی قابلِ تعریف ہے۔ مسلمان اخبارات میں تو کثرت سے ہر طبقہ اور ہر حیثیت کے ہندوؤں کی طرف سے ان مسلمانوں کے تشکر کے اعلان شائع ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے فتنہ و فساد کے دوران میں ان کے جان و مال کی حفاظت کی۔ اور ہر طرح انہیں عزت کے ساتھ رکھا۔ لیکن ہندو اخبارات بھی اس سے خالی نہیں ہیں۔ ان میں بھی ایسے مسلمانوں کا ذکر شکر گداری کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ جو ہندوؤں کے لئے باعثِ رحمت ثابت ہوئے۔ مگر انہوں سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے متعلق مسلمانوں کو پناہ دینے کی کوئی مثال ہماری نظر سے نہیں گذری۔ ایسی حالت میں اگر مسلمانوں کے حسن سلوک اسلام کی تعلیم کا نتیجہ اور ہندوؤں کی بے رخی کو ان کی تعلیم کا ثمر قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

سر عبد الرحیم کی نشاندہی کامیابی

امید ہے یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ مسلمان لیڈروں نے اپنی لاج رکھی اور سر عبد الرحیم حتمی انتخاب میں نہایت شاندار کامیابی کے ساتھ چھ کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہیں ۵۸۲ ووٹ ملے اور ان کے مددگار اصحاب میں سے ایک کو ۱۱۷۵ اور دوسرے کو صرف چار ووٹ ملے۔ جس حلقہ سے سر عبد الرحیم منتخب ہوئے ہیں۔ اس کے مسلمان ووٹروں کی زحمت شناسی قابلِ داد ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا خلاف کھڑے ہونے والوں کو اس سے بھی زیادہ ناکامی کا سہہ دیکھنا پڑتا۔ اور کہتی بھی ووٹ ان کے حق میں نہ ہوتا۔ تاہم سہیلے کسی کو انہم کے مقابلہ کا خیال ہی نہ پیدا ہو سکتا۔

ہندوؤں کی اکثریت کوشش

مسلمان لیڈروں نے مخلوط انتخاب پر مذہبی ظاہر کرتے ہوئے ہندوؤں سے بیگم آتش کی تھی۔ کہ وہ ایک دو سو سو بیس مسلمانوں کی اکثریت منظور کریں۔ ہندوؤں سے یہ بات منظور کرنے کی امید کھنا چاند کو حاصل کرنے سے زیادہ بے جا تھا۔ چنانچہ ہمارے صاف جواب دیدیا۔ اس مسلمانوں کو کچھ دینا چاہیے۔ کہ اکثریت دوسروں کے آگے دست سوال دماز کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اپنی ہمت اور کوشش سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

علامہ سندھ میں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں کی نسبت زیادہ ہے اور اسی زیادتی کی وجہ سے مسلمان لیڈروں نے یہ تجویز کی تھی۔ کہ اسے علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔ ہندوؤں نے نہ صرف اس سے انکار کر دیا۔ بلکہ اب وہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت بدل دیا

اس طرح نہیں جس طرح مسلمان اپنی اکثریت بنانا چاہتے تھے۔ بلکہ اپنی ہمت اور سعی چنانچہ ہندوؤں کو کوشش کا فرس کے اجلاس میں کچھ نہیں منعقد ہوا۔ اس کے بعد مسٹر سوانی نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ہندو امر ازراعتی آبادیاں قائم کرنے کیلئے پیشہ سکھ پر راہی خریدیں اور وہاں تعلیم یافتہ بیکاروں کی نوکریاں قائم کریں۔ اگر اس پر عمل شروع ہو گیا۔ اور ہندوؤں کی مالدار اور بلند حوصلہ قوم سے یہ کچھ عیب نہیں۔ تو کوئی عیب نہیں کہ ہندوؤں میں ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہو جائے۔ کیا مسلمان اس خطرہ کو محسوس کر سکتے ہیں؟

اعلیٰ حکام لاہور کی قابلِ تعریف سرگرمیاں

بعض سکھوں کی شرارت انگیزی اور ہندوؤں کی فتنہ خیزی نے لاہور کے امن و امان کو بالکل برباد کر دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا۔ اور نہایت ہی خطرناک صورت پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن وہ حکام جو قیام امن کیلئے سعی کرتے گئے۔ اس بات کے لئے قابلِ تعریف ہیں کہ نازک سے نازک موقع پر بھی انہوں نے حکمت اور تدبیر سے کام لیا۔ اور کسی ایک جگہ بھی انہوں نے اسلحہ سے کام لینا مناسب سمجھا۔ انتظام اور امن قائم کرنے کے حکام کی سب سے بڑی قابلیت ثبوت یہی ہوتا ہے کہ وہ کم سے کم طاقت اور قوت کے استعمال سے بڑے سے بڑے خطرہ کو دور کر سکیں۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ سولے ایک آدھ ہندوؤں کے تمام حکام کا رویہ سیدک بہادرانہ اور خیر خواہانہ تھا خاصہ کہ سر سٹی ایم اور سٹی آئی سی۔ ایس ڈی کٹر صاحب بہادر کی تعریف کثرت سے کی جا رہی ہے۔

حکومت کی ایک بہت بڑی کمزوری

انگریزی اخبار سول اینڈ ٹری گزٹ فسادات لاہور پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے: ابتدائی حادثہ حکومت کی اس کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس نے ایک قوم کو تو ذہنی بنا پر تھیوار رکھ کر ان کے لئے کی اجازت دے رکھی ہے اور دوسری قومیں ہمتی ہیں یا تو سب کو اس امر میں پوری آزادی ہو یا کسی کے پاس تھیوار ہے یا نہیں گورنمنٹ کی اس کمزوری کی نمائندگی اس وقت اور بھی زیادہ صفائی کے ساتھ ہو گئی۔ جب لاہور میں کسی کو سموی چھڑی بھی ہاتھ میں لے کر باہر نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ اور اگر کسی کے پاس چھڑی باقی جاتی۔ تو جہین نی جاتی تھی۔ لیکن سکھوں کو کہان سے چھڑے کی پوری پوری اجازت تھی۔ اور جن کو اس چھڑے سے گرفتار کیا گیا۔ انہیں نہ صرف جھڑپے سے نورا رہا کر دیا۔ بلکہ یہی ہندو بھی دیدیا۔ کہ کسی کچھ کو کہان کی وجہ سے گرفتار نہ کیا جائے۔ حالانکہ لاہور کے سارے فتنہ و فساد کی چڑھ بھڑک رہی تھی۔

اگر یہ گورنمنٹ کی کمزوری نہیں تو پھر بتایا جائے۔ ایک ڈنڈا زیادہ نقصان رساں ہو سکتا ہے یا تواری؟ اور کیوں قیام امن کیلئے ڈنڈے چھیننے کے وقت کہہ نہیں دے لی گئیں۔ گورنمنٹ کو اب اس کے متعلق فیصلہ کرنا پڑیگا۔ کہ مسلمانوں کو کب تک ہمت دے کر اپنی جان و مال عزت و آبرو مذہب و ملت کو خطرہ میں ڈالے رکھنا چاہیے؟

دام شدھی کے نرے ڈورے

”شدھ ہو جاؤ اور پسند کرو“ کا قصہ ناظرین انفس کسی گزشتہ اشاعت میں لکھے چکے ہیں۔ اسی قبیل کا ایک اور واقعہ پیش کیا جاتا ہے جو اس بات پر پوری پوری روشنی ڈال رہا ہے۔ کہ آریہ صاحبان شدھی کیلئے کن کن طریقوں سے کام لے رہے ہیں۔ اپنے مذہب کی خوبوں کو لوگوں کو دام شدھی میں نہیں بھانس رہے۔ بلکہ ذرہ ذرہ۔ زمین کا ڈورے ڈال کر وہ سادہ لوح اور بے خبر اشخاص کے دل موہ رہے ہیں چنانچہ معاصر ہندم لکھتو لکھتا ہے:-

”فیض آباد میں آریہ سماجی عورتوں کا ایک جلوس نکلا۔ جس میں باہر کی آریہ سماجی خواتین بھی شامل ہوئیں۔ فیض آبادی آریہ سماجیوں نے تاریخی رنگ کی ساڑھیاں پہن رکھی تھیں۔ عورتیں شدھی کے فائدے کے گیت گارہی تھیں۔ پولیس کے علاوہ چند آریہ سماجی مرد بھی اس جلوس کے ہمراہ تھے۔“

اس قسم کی حرکات نہ صرف آریہ صاحبان کے لئے شرمناک ہیں۔ بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہیں۔ کہ وہ اپنے مذہب کو کسی حقیقی خوبی اور کنش کا حامل نہیں سمجھتے۔

نومسلموں کی حفاظت

ہندو جہاں مسلمانوں کے غریب اور دین سے پرہیزہ طبقہ کو مختلف رنگ کے لالچ دیکر یا دباؤ ڈال کر متد کر رہے ہیں۔ وہاں ہندو مذہب کو ترک کر کے اسلام قبول کرنے والوں کے پیچھے بھی خاص طور پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کے لئے ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کر رہے ہیں۔ جن لوگوں کو فساد لاڑکانہ کے عمل و وجوہ کا علم ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے حوصلے اس خصوص میں کس حد تک بڑھے ہوئے ہیں۔ اب قریب قریب اسی نوعیت کا ایک واقعہ سیالکوٹ میں ہوا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک سول سرجن کی لڑکی اپنے بھائی۔ جن اولاد کی رضامندی سے مانڈے میں مسلمان ہوئی۔ جس کا اسلامی نام خاتون ثانی رکھا گیا۔ اور یہ رشتہ داروں کی رضامندی سے ایک مسلمان کے ساتھ اس کی شادی ہو گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد خاتون ثانی کی کاموں کے جاکر اس کے خاوند کی غیر حاضری میں اسے اور اس کی لڑکی کو لے آیا اب چھوٹی لڑکی کا توجہ نہیں کہ اسے کیا کیا گیا۔ لیکن اس عورت کا خاوند جب اسے لینے آیا۔ تو اس پر اغوا کا مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ پولیس نے اسے اپنی حراست میں لے لیا۔ اب معلوم نہیں انجام کیا ہوتا ہے۔ آیا اس مسلمان کو اپنی بیوی واپس لے لیا۔ یا بیوی کے ہاتھ سے جانے کے علاوہ وہ خود بھی ہندوؤں کی چالبازی کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہندو صاحبان کی اس قسم کی کارروائیوں کے ہوتے ہوئے کیا مسلمانوں کا فرض نہیں۔ کہ اگر ان کی ایک آنکھ اس لئے مہیا رہو۔

کہ وہ اپنے کزور حصہ کی حفاظت کریں۔ تو دوسری آنکھ اس لئے ہوشیار رہے۔ کہ جو قبول اسلام کی سعادت سے پرہیز اندوز ہوں۔ ان کی بہر نفع حفاظت کی جائے۔

ذات پات کی قبود کے خلاف ہندو عورتیں

جالندھر میں کتیا ہا و دیالہ کے سالانہ جلسہ تقسیم انعاماتہ کیلئے ذات پات توڑکے سنڈن کا اجلاس بھی ہوا۔ جلسہ میں ماسوا اطلاعات کے دیگر استریاں بھی شامل تھیں۔ ایک تعلیم یافتہ ہندو عورت نے اپنی پر زور تقریر میں بیان کیا۔ کہ:-

”میں خود براہمن ہوں۔ لیکن میں اپنے ذاتی علم کی بنا پر کہہ سکتی ہوں۔ کہ اس قسم کا نفوق بے بنیاد اور غلط ہے۔ آخر ایک ہی بحث کے بعد قرار پایا۔ کہ ذات پات کی تمیز کا اڑدینا اشتہوری ہے۔ ہندو عورتوں کی نجات اسی میں مضرب ہے۔ اس لئے ناکندہ آرٹیکل سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی ذات سے باہر شادی کریں۔“

کیا اس سے ظاہر نہیں ہے۔ کہ ہندو ذات پات کی ہر قسم کی قبود سے خواہ وہ قبود منوجی کی طرف سے ہوں خواہ کسی اور کی طرف سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن انہوں نے۔ کہ مسلمان جنہیں اسلام نے ذات پات کی پابندیوں سے بالکل آزاد رکھا اور جس نے بڑائی کا معیار کسی ذات میں پیدا ہونا نہیں قرار دیا۔ بلکہ دین میں اعلیٰ درجہ حاصل کرنا بتایا ہے۔ وہ ذاتوں کی قبود میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس صبر سے کچھ قسم کے نقصان اٹھا رہے ہیں۔ کیا مسلمان اس قسم کی بے ہودہ رسوم کو ترک کرنے کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ جو انہوں نے ہندوؤں کی تقلید میں اختیار کریں۔ اور جنہیں اب خود ہندوؤں کو ترک کرنا ہے ہیں۔ حالانکہ مذہبی لحاظ سے وہ مجبور ہیں۔ کہ ان کے پابند رہیں۔

دس سال میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ

ہمسفر مشرق گورکھپور ۲۵ مارچ ۱۹۲۵ء کے شمارے میں اعداد و شمار کی بنا پر ثابت کیا ہے۔ کہ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۱ء تک یعنی دس سال کے عرصہ میں ہندوستان میں مختلف ذاتوں کے ایک کروڑ بارہ لاکھ ہندو مسلمانوں میں داخل ہوئے۔ شاہان اسلام کے زمانہ کے کسی اتنے عرصہ میں اس قدر لوگ اسلام میں داخل نہیں ہوئے۔ جس قدر موجودہ گورنمنٹ میں دس سال کی مدت میں داخل ہوئے۔ لیکن پچھ بھی مسلمان ہادشا ہوں پر جبر کا ارا م لگایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ اسلام بڑو دشمن ہے۔ اب ہندوستان میں مسلمان برسر حکومت ہیں۔ ان کے پاس مالی وسائل ہے۔ نہ طاقتور ہیں۔ بلکہ ان کی کمزوری اور بے بسی کا تو یہ عالم ہے کہ ہندو

کے مقابلہ میں جو ہر قسم کی دشمنی ہونے والوں کو دیتے ہیں۔ وہ تو مسلموں کی تعلیم و تربیت کا بھی اہتمام نہیں کر سکتے۔ پھر اب جو ہندو مسلمان ہو رہے ہیں۔ ان کے مستحق کیا کیا جائیں گے کیا اب بھی کسی تلوار کا خوف انہیں اسلام میں لاتا ہے۔ یا یہ اسلام کی اس ہمہ گیر صداقت کی کنش ہے۔ جس سے کیا ہندو۔ کیا عیسائی اور کیا دیگر مذاہب کے لوگ خود بخود کھینچے چلے آتے ہیں۔ کاش مسلمان خدا تعالیٰ کی اس تاثیر اور نصرت کا شکر یہ اس طرح ادا کریں۔ کہ اپنی ساری توجہ تبلیغ اسلام میں صرف کریں۔ تاکہ بہت جلد ظاہری طور پر بھی انہیں غلبہ حاصل ہو جائے۔

544

دولتمندی کا راز

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے محکمہ مالیات نے ۱۹۲۵ء کی آمدنیوں کا جو حساب انکم ٹیکس کی غرض سے مرتب کیا۔ اس کی دوسرے شمارے میں ۲۰۰ آدمی ایسے تھے۔ جن کی آمدنیاں دس لاکھ ڈالر سے لیکر پچاس لاکھ ڈالر سے زائد تک تھیں۔ ڈالر کی قیمت اڑھائی روپے کے حساب سے تو اس فقرہ کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۲۵ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۲۰۰ آدمی ایسے تھے۔ جن کی سالانہ آمدنیاں پچیس لاکھ روپے لیکر ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے تک تھیں۔ امریکہ کی دولت مندوں کی تعداد لیکن یہ دولت مند کس طرح حاصل ہوئی۔ اس کا راز تجارت پھر زراعت پھر صنعت میں ہے۔ اس راز کو ہونگہنگ بھی پانچ لاکھ۔ وہی استخراج ترقی پر بیچ جائیگا۔ اگر ہندوستان کے باشندے خصوصاً مسلمان اس راز کو سمجھ لیں۔ تو ان کی بہت سی مصیبتیں دور ہو سکتی ہیں۔ مسلمانوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

قومی شیرازہ کو مضبوط کرنے کی ضرورت

مسلمانان ہند کو اس وقت متحد اور متفق ہو کر کام کرنے کی جس قدر ضرورت ہے۔ قومی کی بات ہے۔ تمام سر پر آوردہ اخبارات اس سے مسلمانوں کو مطلع کر رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر معاصر ہند (۲۸ مارچ ۱۹۲۵ء) فرزندان توحید کا منتشر قومی شیرازہ کے عنوان سے ایڈیٹوریل لکھا ہوا رقم طراز ہے۔

”اگر ہندوستان میں فرزندان توحید کی موجودہ معاشرتی سیاسی اور تعلیمی حالت بہت باکمالی نظر ڈالی جائے۔ تو ہمیں وہی رنج اور غم کی کیفیت اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گی۔ کہ مسلمانوں کا قومی شیرازہ کشتیت مجموعی بجائے مربوط و مضبوط ہونے کے اس وقت تک اس اذیت پر منتشر و پراکندہ نظر آتا ہے۔ ظاہر ہے اگر ہندوستان قوم کے لئے اس پر اکتفا اور انتشار کو دفع کرنے کیلئے فوری تدبیر اختیار نہ کریں۔ تو اس کا نتیجہ مسلمانوں کی قومی ترقی کے لئے لازمی اور غمناک طور پر بددک ہو گا۔“

ہندو مسلمانوں کی قوم کی آواز ہے۔ انہیں ہندوؤں کے خلاف کوشش کرنی چاہیے۔ انہیں ہندوؤں کے خلاف کوشش کرنی چاہیے۔ انہیں ہندوؤں کے خلاف کوشش کرنی چاہیے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نصرت و عطا کرے
صلوات و تحیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هو

مسلمانان ہند امام جماعت احمدیہ کا خطاب آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کہہ سکتے ہیں؟

(نمبر ۱)

بنایا جا رہا ہے۔ مسلمان باوجود اس کے بنا دینی مظالم مسلمانوں کو
نہ مسلم قوموں کی قومی غیرت سے بھر کاٹی جاتی ہے۔ اور انھیں پھر
ہندو بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہندوؤں کے مفروض مسلمانوں
پر سہو کاروں کا دباؤ ڈالنا انھیں اسلام سے پھیلنے کی
کوشش کی جا رہی ہے۔ چاروں اور چوتھوں کو یہ سکھایا جاتا ہے
کہ اگر وہ مسلمانوں سے چھوٹ شروع کریں۔ تو ان کو ساتھ ملا لیا
جائے گا۔ گویا دنیا کے پردہ پر سب سے زیادہ گندی قوم مسلمان ہر
غرض مختلف قسم کی تدابیر سے جن میں سے بیشتر حصہ ناجائز ہے
ہندو مذہب کی اشاعت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کا
کوئی نہیں کہہ ہندوؤں کی اس جائز جدوجہد کے خلاف کوشش
کریں۔ جو وہ اپنے مذہب کے پھیلائے کے لئے کر رہے ہیں۔ بلکہ
میسے نزدیک نہ جونا جائز کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے خلاف انداز
اٹھانے کا بھی کوئی حق نہیں۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر نقطہ نگاہ
کو ہر ایک شخص تسلیم کرے۔ ہندوؤں میں کبھی ام کو وہ جائز
سمجھتے ہیں۔ اس کے مطابق عمل کریں۔ ہم انہیں ان کے عمل کی بڑائی کی
طرت توجہ دلا سکتے ہیں۔ گہرا راز یہ نہیں۔ کہ ان کو مجبور کریں کہ جس طرح
ہم سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وہ عمل کریں۔ کیونکہ یہ جبر ہو گا۔ اور جبر اسلام
میں جائز نہیں ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس وقت جبکہ ایک ایک
پہلے میں ہزاروں مسلمان پنجاب۔ یوپی اور بنگال میں شدت
ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ موجودہ حالت کو دیکھ کر
ہر ایک مسلمان سمجھ رہا ہے۔ کہ اگر جلد اس رُود کو روکا نہ گیا بلکہ
اس کے مقابلے میں ہندوؤں میں تیسرا اسلام کا مسلحہ جاری نہ کیا جی
تو تھوڑے ہی دنوں میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہو جائیگی
اور پورا اسلام جس نے آٹھ تو سال عزت سے اس ملک میں رہا
کئے تھے۔ ایک گناہ ہے وطن کی طرح اس ملک سے نکلنے پر مجبور ہو گا
لیکن ہر ایک مسلمان جبکہ اس درد کو محسوس کر رہا ہے۔ وہ یہ نہیں
جانتا۔ کہ وہ کس طرح اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کو نکلے۔

اس وقت مسلمانوں کی حالت جس قدر نازک ہو رہی ہے۔
اس سے ہر ایک مسلمان کھلانے والے کا دل گھل رہا ہے۔ وہ
زمانہ تو گویا ہی تھا۔ جبکہ مسلمان ہندوستان پر حاکم تھے۔ اور پشاؤ
سے چین تک اور ہمالیہ سے اس کی کھاری تک ان کی حکومت
تھی۔ ایک باہر کی قوم کی نگرانی میں کم سے کم انہیں یہ امید ضرور
تھی۔ کہ اپنے ہونٹوں کے ساتھ برابر کی عزت یا برابر کی ذلت
کے ساتھ بسر کریں گے۔ لیکن یہ امید بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہر
شعبہ زندہ گی میں وہ ناکام رہے۔ ملازمتیں ان کے لئے بند
ہو گئیں۔ تجارتیں ان کی تباہ ہو گئیں۔ صنعت و حرفت ان کی
جاتی رہی۔ وہ بادشاہ تھے۔ رعایا بنے۔ اور رعایا بننے کے بعد
رعایا کے ایک دوسرے حصہ نے جو درحقیقت ان کی اپنی برادری
میں سے تھا۔ برادران دوست کا سا سلوک ان سے کرنا شروع
کیا۔ مگر مسلمان جو قریب میں ہی حکومت اپنے ہاتھ سے کھو چکے تھے
انھوں نے اس تغیر کو حقیر سمجھا کہ نظر انداز کر دیا۔ مگر انہوں نے
کہ ہندو صاحبان نے تمدنی اور سیاسی برتری اور غلبہ کو کافی نہ
سمجھا۔ اور مسلمانوں کے مذہب پر دست اندازی کو فی شرع
کی شدھی اور سنگھٹن کا جال پھیلایا کہ اس بات کا اعلان کر دیا
کہ ہندوستان میں ہندو ہی رہ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر موبے نے جو
موجودہ ہندو حملہ کے لیڈر ہیں۔ صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے
کہ مسلمان ہندو ہو جائیں۔ یا ہم ان کو ہندوستان سے باہر نکال
دینگے۔ ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ اور وہی اس میں رہ سکتے
ہیں۔ اس مقصد کو جو ڈاکٹر موبے نے پیش کیا ہے۔ عملی جامہ
پہننے کے لئے پوری جدوجہد ہندو قوم کی طرف سے شروع
ہے۔ ملک کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک آگ
لگ رہی ہے۔ تبلیغ جو اشاعت مذہب کا ایک مقدس فریضہ تھا
کس سیاسی آڑ کا رہتا لیا گیا ہے۔ ملک کے تمام گوشوں میں
مخالف اور متضاد اور خبیث دیکھیں لوگوں کو درخشا کر ہندو

وہ اگر ایک کردہاری آدمی ہے۔ تو جب وہ ملک سے یا بنگال کی شدھی
کا حال سنتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے۔ کہ کاش! میں آزاد ہوتا۔
ملازم یا تاجر یا پیشہ ور نہ ہوتا۔ تو اس علاقہ میں جا کر اپنے بھولے
بھٹکے بھائیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا۔ اگر وہ دینی علوم
سے ناواقف ہوتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے۔ کہ کاش! میں دین کی تعلیم
سے اچھی طرح واقف ہوتا۔ تو تاریخ میں حصہ لیتا۔ اگر وہ لیکچر دینے
کا عادی نہیں۔ تو وہ خیال کرتا ہے۔ کہ اگر مجھے لیکچر دینے کی عادت
ہوتی۔ تو میں ایسے دھواں دھار لیکچر دیتا۔ کہ ہندوستان کے ایک
سے سے دوسرے سے تک آگ لگا دیتا۔ اگر وہ مصنف نہیں
تو حضرت کرتا ہے۔ کہ اگر میں مصنف ہوتا۔ تو دشمنان اسلام کو ایسے
دندان شکن جواب دیتا کہ پھر انہیں اسلام پر حملہ کرنے کی جرأت نہ
رہتی۔ غرض قسم قسم کے خیالات اس کے دل میں آتے ہیں۔ اور
وہ سچ و تاب کھا کر رہ جاتا ہے۔ اس کی ساری قربانی جو وہ
اسلام کے لئے کرتا کر سکتا ہے۔ اس کی ساری خدمت جو وہ
کے طور پر اپنے رب کے حضور میں پیش کرنا چاہتا ہے۔ ایک سزا
ہوتی ہے۔ کہ وہ کبھی فرطیاس سے منہ نہ نکالتے رہ جاتی ہے
اسلام کا درد رکھنے والے کی وہ گھڑیاں کبھی عجیب وقت تھیں
گھڑیاں ہوتی ہیں۔ اس کا اپنے جی ہی جی میں تڑپ تڑپ کر رہ جانا
اس کا اندر ہی اندر اپنے ہی غضب میں جل بھج کر رہ جانا خود ایک
تخلیف وہ قربانی ہوتا ہے۔ مگر اس سے اسلام اور مسلمانوں
کو کیا فائدہ؟

اے اسلام کا درد رکھنے والے انسانوں میں آپ لوگوں کی
اس حالت کو اپنی باطنی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور آپ کی یہ کرب
کی گھڑیاں میری روحانی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اور اسی لئے
میں نے اس وقت قلم اٹھایا ہے۔ تا میں آپ لوگوں کو یہ بتاؤں
کہ آپ کے لئے خدمت کے بہت سے راستے کھلے ہیں۔ آپ اپنے گھر
بیٹھے اور اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں
کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور انھیں دشمنوں کے حملے سے بچا سکتے ہیں
پیشتر اس کے کہ جس یہ بتاؤں۔ کہ آپ اس وقت اسلام اور
مسلمانوں کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ
موجودہ فتنہ ارتداد کی وجہ کیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر آپ کبھی
طرح نہیں سمجھ سکیں گے۔ کہ آپ اسلام کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔
میں نے اس فتنہ ارتداد کے مختلف پہلوؤں پر نظر کر کے
اس حقیقت کو پایا ہے۔ جو اس فتنہ کے نیچے چھپی ہے۔ اور
وہ ہر گز تزلزل ہے۔ جو مسلمانوں کی عام حالت میں رونما ہو
رہا ہے۔ مذہب اسلام سے نہ پہلے کوئی بیزار ہوا۔ نہ اب بیزار
ہوتا ہے۔ اس فتنہ کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے آج ترقیات
کے تمام راستے بند ہیں۔ اور وہ جمالت اور جمود کی انتہائی گہرائیوں
میں گرے ہوئے ہیں۔ علم میں وہ اپنی سیاسی قوموں سے پیچھے ہیں

تجارت میں وہ پیچھے ہیں۔ صنعت و حرفت میں پیچھے ہیں۔ علم و ادب میں وہ پیچھے ہیں۔ صرافت میں پیچھے ہیں۔ اور نہ صرف وہ ان امور میں دوسری قوموں سے پیچھے ہیں۔ بلکہ اکثر شعبہ ہائے زندگی میں ان کے آگے بڑھنے کا راستہ بھی سدود ہے۔ ہمسایہ قوم ان کے راستہ میں کھڑی ہے۔ اور یہ نیت کر کے کھڑی ہے کہ ہم کسی کو آگے نہیں بڑھنے دینگے۔ ہر طرف سے ترقی کے راستے بند ہونے کا یہ لازمی نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تربیت میں بھی نقص آگیا ہے۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کا چونکہ انہیں تجربہ نہیں رہا۔ ان میں باؤسی۔ گھبراہٹ۔ جلد بازی۔ عدم توازن اور کئی بے استقامتی اور اس قسم کی عیوب پیدا ہو گئے۔ ان میں سے سینکڑوں یہ خیال کرتے آگے گئے ہیں۔ کہ اگر اسلام سچا ہوتا تو مسلمان اس حالت کو کیوں پہنچتے۔ اور ہر دور اس قدر ترقی کیوں کرتے۔ غرض کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کو بھری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ کہ کاد الفقرات یكونا کہو۔ اس غریب کبھی ترقی کرنے کے لئے کفر کی شکل اختیار کرتی ہے پس اس غنیمت کا مقابلہ جس طرح کہ مذہبی ذرائع سے کیا جانا ضروری ہے۔ سیاسی اور تمدنی ذرائع سے بھی اس کا مقابلہ ہونا ضروری ہے۔ اور آج جو شخص ایک اچھی بھی ان ذرائع کے ہیا کر لے کے لئے اٹھتا ہے۔ وہ اسلام کی حفاظت میں اپنی خدمت کے مطابق حصہ لیتا ہے۔ (دراگنڈر پڑھا کہ مسلمانوں کو سلام کی خدمت کے لئے کس طرح حصہ لینا چاہئے۔ ایڈیٹر)

مسلمانان کال گڑھ کا جلسہ

مسلمانان کال گڑھ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام پر ایک مجلس جس پر مولوی اللہ داتا صاحب بالندہری ۸ تاریخ میں تشریف لائے۔ عشاء کے بعد ایک مسجد میں مولوی صاحب کی تقریر مسلمانوں کے اتحاد پر ہوئی۔ کافی لوگ جمع ہو گئے۔ مولوی صاحب کی تقریر نہایت عمدہ اور موثر تھی۔ جسے سچو اور احباب نے بہت پسند کیا۔ مولوی صاحب نے تمام فرقوں کے متفقہ ششماہی جلسہ کی تحریک کی۔ جسے پسند کیا گیا۔ امید ہے انشاء اللہ اس پر عمل ہوگا۔

ڈاکٹر غلام رسول صاحب - شیخ ذر حین صاحب - حافظ رحمت علی صاحب نے انعقاد جلسہ کے لئے بہت کوشش فرمائی۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

خاکسار محمد شریف اذکال گڑھ

لندن میں لاجنسٹو عمل

یہاں کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر غور و فکر کرنے اور مختلف شیون زندگی کا مطالعہ کرنے سے ایک بات مجھ کو معلوم ہوئی۔ کہ اس قوم کا لاجنسٹو پیرت عمل ہے۔ ایک ہی گھر میں بہت سے آدمی رہتے ہیں۔ مگر ایک کو دوسرے کے متعلق کوئی علم نہیں۔ کہ کون ہے وہ کہاں سے آیا ہے؟ کیوں آیا ہے؟ وہ ایک دوسرے کے متعلق اس قسم کی تحقیقات میں پڑتے ہی نہیں۔ اور اپنی روزانہ زندگی کے فرائض سے اس کو غالباً بچتو میں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آپس میں نفاق اور عداوت پیدا نہیں ہوتی۔ غیبت اور عیب شماری کے مرض سے بچتے رہتے ہیں۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ تو اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھ لینا چاہئے۔ کہ یہاں یہ امراض نہیں ہیں۔ مگر ان کی صورت اور ہے۔ قرآن مجید نے یہ حکم سوسائٹی میں امن اور محبت و اشتی پیدا کرنے کے لئے دیا تھا۔ جب ایک شخص دوسرے کی کمزوریاں تلاش کرنے کے لئے فکر میں لگ جاتا ہے۔ تو اس کی دماغی قوتوں کا وہ پہلو جو خوبیاں دیکھنے کے متعلق ہے۔ مرجاتا ہے۔ اور پھر وہ اپنی گندی اور بے ہودہ تحقیقات کو دوسروں تک پہنچاتا اور غیبت کے جرم کا ارتکاب کر کے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ اور پھر یہ سلسلہ منقطع ہو کر بہت جھگڑاؤں اور مصیبتوں کا موجب ہو جاتا ہے مگر مسلمانوں نے اس پاک اور بابرکت تعلیم کو ترک کر دیا۔ اور اس مردہ پرست قوم نے اسے عملاً اختیار کر لیا۔ اس میں شک نہیں کہ اس تعلیم کے عملی پہلو میں وہ افراط کے مقام پر ہیں۔ اور بہت سی خوبیاں جو ایک دوسرے کے مناسب حالات کے علم سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لیکن میں اس افراط کو مفید سمجھتا ہوں۔ کیونکہ وہ ان بندوقوں اور نقصانات سے بچتے ہیں۔ جو اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے غور کیا کہ یہ عادت ان میں کیوں کر پیدا ہوئی۔ اور ہم میں کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ میری تحقیقات اور میرے غور و فکر کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو بیکار نہیں رکھتے۔ اور اپنے اوقات کو ضائع نہیں کرتے۔ ان کا تمام وقت محنت و مزدوری میں بسر ہوتا ہے۔ اور شام کو جب وہ دن بھر کی محنت سے فارغ ہو کر آتے ہیں۔ تو پچھلے وقت کو آرام اور خوشی میں گزارنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک اصل یہ نالیہا ہے۔ کہ کوئی کام جو بالواسطہ یا بلاواسطہ ان کے لئے مفید نہ ہو۔ وہ نہیں کرتا چاہتے۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ دوسروں کی کمزوریوں کی تلاش انہیں اخلاقی یا مادی طور پر قوی اور خوشحال نہیں بنا سکتی۔ اس لئے

545 وہ اس تلاش سے سوچیں اپنے وقت اور دماغ کو گانا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا ایک اصل زندگی یہ بھی ہے۔ کہ کسی کے کام میں دخل نہ دے اپنے کام کی فکر کر رہے ہوں۔ مرض حسد اور غیبت بیکاروں سے پیدا ہوتا ہے۔ جو لوگ بیکار رہتے ہیں۔ وہ اپنے وقت کو اور دیگر کاموں کو خراب کرنے کے لئے اس قسم کی غیبت میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ عرض کر دینا چاہئے کہ ہر وقت اپنے وقت کو کاروباری زندگی اور مصروفیت میں گزارنے کی فکر کریں۔ اور بیکاری کے مرض کو بڑھنے نہ دیں۔ جہاں بیکاری بڑھے گی۔ وہاں مختلف قسم کی سازشیں اور شرارتیں پیدا ہوتی رہیں گی۔ اور اخلاقی قوتیں ضائع ہوتی جائیں گی۔ جہاں بیکاری کی وجہ سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سیاسی نہیں۔ اس لئے کہ قوم کا کیر کا اس قسم کا ہو چکا ہے۔ کہ وہ ذاتیات پر بحث ہی نہیں کرتی۔ اور ذاتی حالات کے محسوس سے اسے دلچسپی ہی نہیں۔ پس بیکاروں کی جماعت اس قسم کے مفہموں میں تو مصروف ہو سکتی ہے۔ کہ وہ حکومت کے حالات تقریریں کریں۔ اپنے حقوق پر بحث کریں۔ مگر یہ ان میں ہی نہیں ہوگا۔ کہ وہ دوسروں کی کمزوریوں کی تلاش اور تشہیر میں مصروف رہیں۔

میں نے اپنی کسی بیٹی چھٹی میں ذکر کیا تھا۔ کہ بہت سی اسلامی تعلیم کی علمی صورت ان لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ مگر وہ علمی طور پر اس سے ناواقف ہیں۔ اس لئے اگر ان کی زندگی کے ضابطہ کو مد نظر رکھ کر ہم ان میں اسلام کی تعلیم اور روشنی کو پھیلانے کی بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ پس ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا چاہتا ہوں۔ بعض اوقات غلط فہمی سے یہ سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ ہم کو اسلام ان کی زندگی کے ضابطہ کی خوبیوں کے رنگ میں پیش کرنا چاہئے۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ بلکہ میری مراد یہ ہے کہ جو چیز ذاتی اسلامی تعلیم اور ہدایت کے موافق ہے۔ اس کی ترویج کو تو اسلامی تعلیم کی خوبی کی صورت میں پیش کرنا چاہئے۔ اور جو بڑائی ہے۔ اس کی بڑائیوں کو میرا نہیں کہہ سکتے۔ اسلام کی تعلیم اس کے بالمقابل پیش کی جائے۔ مثلاً جب ہم گھر میں بیٹے یا جارت نہ آئے اور دماغ کے وقت ایک لمحہ کے لئے کوئی کو بیان کریں۔ تو ہم کو کہنا چاہئے۔ کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اور جب خود توں سے مصافحہ کرنا سوال ہو تو اس کی شناخت بیان کر کے اس سے ایک سبق کی تعلیم کو پیش کرنا ضروری ہوگا۔ اور اس کی تائید میں موجودہ سوسائٹی کی ذہن حالت اور خطرناک نتائج کو پیش کرنا چاہئے۔ جسے مغرب کے حالات کا مطالعہ اور ایک نقطہ نظر سے کیا ہے۔ کہ ہم ان میں اسلام کو کس طرح پھیلانے ہیں۔ اور اسلام کی رشاہت کی راہ میں کیا رکاوٹیں ہیں۔

پس اس سفر کو وسیع نیت سے جیسا ہے۔ اور خدا تعالیٰ

موجودہ برقع میں ایک طبعی اصلاح

فرانس کے ایک کٹنے تحقیقات کی ہے۔ کہ عورتیں جو چہرے پر عالی وغیرہ کے نقاب استعمال کرتی ہیں۔ ان بے صافیت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اب یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ہمارے برقع (خصوصاً جو پرانی طرز کا ہے) میں ہی آنکھوں کے آگے جالی ہوتی ہے۔ یا یا ایک ٹیل کا کپڑا ہوتا ہے۔ جس سے نظر کو ضعف ہوتا ہے (گو تحقیقات میں کی گئی) میں اس کے متعلق عاجز نے تجویزی ہے۔ کہ جالی وغیرہ کی بجائے اگر آنکھوں کے سامنے ہلکے سیاہ یا گہرے شہری رنگ کے بڑے چھتے جیسے ولس کا لکڑ کے ہوتے ہیں۔ (یعنی وہ چھتے جو آنکھوں کو دھوپ سے بچانے کے لئے اور گردوغبار سے بچانے کے لئے موڑ ڈرا بیور۔ انٹرویوئی جہاز کے ڈرا بیور بنتے ہیں) لگائے جائیں۔ تو اس سے چار بڑے فوائد ہوتے۔

- (۱) ضعف بصارت نہ ہوگا۔ جیسا جالی کے استعمال سے ہونے کا احتمال ہے۔
- (۲) چشموں کی رنگت گہری ہونے کے باعث منورات کی آنکھوں دوسروں کو نظر نہ آسکیں گی۔ اور اس لحاظ سے یہ جالی سے زیادہ پردہ ہوگا۔
- (۳) گرمیوں میں سورت کی تیز روشنی سے آنکھوں کو بچائے گا۔

(۴) گردوغبار سے آنکھ محفوظ رہے گی۔ یہ عاجز اپنے طور پر اس کو عملی صورت میں لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پس میں یہ تحریر کرنا ہوں۔ کہ دوست اپنی اپنی جگہ اس کے متعلق غور کریں۔ اور اس کو عملی صورت میں لانے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ ایک اور اصلاح موجودہ برقع میں اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ سر کی ٹوپی کو زیادہ خوبصورت بنا دیا جائے (جیسے یورپین عورتوں کی ٹوپی کی شکل کی شام کو پہننے والی ٹوپی یا ترکی عورتوں کی مات کی ٹوپی جس کو طاقتور کہتے ہیں) ہوتی ہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ برقع کی ٹوپی اگر تیزی ہیرٹ کی طرح ہو اور اس کے گرد ایک چمکدار تار ہو۔ جو ناک کے سامنے کے کپڑے کو ذرا اوپر اٹھائے رکھے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ سانس لینے میں عورتوں کو آسانی ہوگی۔

آخر میں یہ عرض ہے۔ کہ اس کے متعلق اگر کوئی دوست تجویز کریں۔ یا اس میں کوئی ترمیم کریں۔ تو خاکسار اطلاع دینے میں تیار ہے۔

خاکسار

چودھری محمد شاہ نواز اسٹڈنٹ سرین قادیان۔

کی جاسکتی۔ لیکن چونکہ صدق مقالی ذوالبرج دانی کا کشف راز ہی ضروری ہے۔ اس لئے ان کی نقل کردہ نظیروں میں سے پہلی نظیر یا واقعہ کا ذکر کئے دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

ہو آریہ لوگ وقتاً فوقتاً دوسرے مذہب والوں کو شہدہ کرتے رہے ہیں۔ اس کے لئے ہم چند ایک نظیریں پیش کرتے ہیں۔ (۱) گنود براہمن مصر سے دس ہزار مسلمان ہندوستان میں لایا۔ اور انہیں شہدہ کر کے ہندو جاتی میں ملایا۔

(تبع کا شہید نمبر ۲۵ کا لم ۱۰)

جنوں اسلامی تواریخ کا سرسری مطالعہ ہی کیا ہوگا۔ وہ اس اہم نشانہ واقع کی سند کے متنبی ہونگے۔ کہ اس آریہ برسرچ سکالز نے کونسی سند تواریخ سے اسے نقل کیا ہے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اس نام کے برسرچ سکالز سند اور ہندو کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک من گھڑت اور ایجاد برزہ باتیں ہی سند تواریخ کی واقعات کا حکم رکھتی ہیں۔

لیکن اگر شہدہ ہی سچا کے میر اس دعویٰ کو بڑھ نہیں سکتے بلکہ امداد حیاں کرتے ہیں۔ تو انہیں چاہیے۔ کہ اس کی تائید میں کسی سند تواریخ کا حوالہ دیں۔ اور بتائیں کہ گنود براہمن ہندوستان کے کس صوبہ اور کس شہر کا باشندہ تھا۔ اور وہ کس ستہ اور کس راستہ سے مصر گیا۔ اور پھر کب اور کس ملک سے ہونا ہوا ایک نہیں دو نہیں بلکہ اگلے دس ہزار مصری مسلمانوں کا جم غفیر اپنے ہمراہ ہندوستان میں لایا۔ اور انہیں شہدہ کر کے ہندو جاتی میں ملایا۔ چونکہ یہ واقعہ کوئی عمومی نہیں۔

آخر ایک قوم کی ترم کامصر سے چلکر ہندوستان آنا بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے ہمارے شہری بانوں کو بتلانا چاہیے۔ کہ یہ کس ستہ اور کس زمانہ کی بات ہے۔ تاکہ آریہ برسرچ سکالز کی برسرچ کا اندازہ ہو سکے۔ لیکن جہاں تک ہم پہنچتے ہیں۔ حامیان شہدہ ہی سند اور معتبر اسلامی تواریخ تو الگ ہی کسی تعریف سے تعریف اور غیر معتبر سے غیر معتبر تواریخ سے ہی اس واقعہ کا ذکر نکال کر نہیں بتلا سکتے۔ پس جو آریہ دوست اپنے برسرچ سکالز کی تحقیق اور برسرچ کو واقعی سمجھتے ہیں۔ وہ اس کی سند پیش کر کے نہ صرف ہمارے علم میں اضافہ کرنے کے موجب ہونگے۔ بلکہ ہم ان کی خاطر اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ ہمارے اس مطالبہ کو یورہ کر دینگے تو ہم مبلغ پانچ صد روپیہ میں چندہ کے طور پر شہدہ ہی سچا کے خزانہ میں جمع کر دینگے۔

کیا ہم امید رکھیں کہ ستیہ پر یہ آریہ ہمارے اپنے اس برسرچ سکالز کی بڑا برسرچ کو معتبر سند سے ثابت کر دکھائیں گے؟

(فضل حسین اچلی مہا جو قادیان)

کے فضل سے امید رکھنا ہوں۔ کہ وہ میری اس نیت کو اصلاح اور عوام کے ماتحت رکھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو لوگ ولایت جانتے ہیں۔ خواہ وہ کسی کام کے لئے جاویں۔ اگر وہ یرت کر لیں۔ کہ ہم اسلام کی اشاعت کرینگے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اسکا اجر دینگا۔ خواہ انکو اشاعت اسلام کا موقع نہ ہی ملے۔ میں نے اپنے اس سفر میں اسی نقطہ کو مدنظر رکھا۔ اور اپنے مشاہدات کو جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً پیش کر دیا ہے۔ مجھے اس سے بھوت نہیں سکا۔ ان سے کس حد تک اور کس رنگ میں فائدہ اٹھایا جائیگا۔ تبلیغ اشاعت کے خاطر صاحب ولایت میں مبلغ رہ چکے ہیں۔ اور وہ عرصہ دراز تک رہے ہیں۔ اور انہوں نے تبلیغی نقطہ نظر سے یقیناً انگلستان کا مطالعہ کیا ہوگا۔ اس لئے مجھے اور جماعت کو توقع نہ کہنی چاہیے۔ کہ ان تجارب کی بنا پر یورپ کی تبلیغ کے لئے ایک ایسا پروگرام تجویز کریں۔ کہ منزل بہت قریب ہو جائے۔ ابھی تک ہم بہت دور ہیں۔ مگر اپنے تجربہ اور علم میں جو بات آئی وہ یہ ہے۔ کہ مالک غیسر کی تبلیغ کے لئے لندن کل دنیا میں تبلیغ کا بہترین مرکز ہے۔ یہاں سے ہم اکناف عالم میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور وہ بہت موثر ہو سکتی ہے۔ مگر یہ کام ایک یا دو آدمیوں کا نہیں ہے۔ اس کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہے۔

(عربی از لندن)

آریوں سے ایک نئی افقہ کی مطالبہ

آج کل بعض آریہ سائینسوں نے شہدہ اور سنگھٹن کے نشہ میں سرشار ہو کر برقع اور جھوٹ میں اقبیاز کرنا چھوڑ دیا ہے اور ان کے موجودہ حالات پر نظر کرتے ہوئے یہ کہنا خلاف واقع نہیں۔ کہ ان لوگوں نے شہدہ کی خاطر غلط گوئی اور کذب بیانی کو شیر مادہ سمجھ رکھا ہے۔ اور ان کے عوام نہیں بلکہ بعض خواص ہی جھوٹ جیسی جس اور مردار شہدہ پر منہ مارنے سے نہیں بچا کچھتے۔ جس کی تازہ مثال "پٹریٹ رام گوپال شاستری برسرچ سکالز بدہمان آریہ سوڈا جیہ سچا لاہور" کا وہ مضمون ہے جو اخبار "پنج دہلی" کے "شہید نمبر" میں بعنوان "راج شہی شردہ اند جی نے شہدہ کو اپنے خون سے پوتر بنا دیا ہے" چھپا ہے۔ اس میں پٹریٹ صاحب مضمون نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ شہدہ ہی کوئی نئی چیز نہیں۔ بلکہ اس کا رواج زمانہ قدیم سے ہندوؤں میں چلا آتا ہے۔ چند واقعات لکھے ہیں۔ جن کے ساتھ نہ کوئی حوالہ ہے۔ اور نہ کوئی سند۔ کہ ان کی صحت یا عدم صحت کی جانچ

ایک مخلص احمدی نون حال زندگی

حبیب بیگ صاحبہ بنت قبلہ خان صاحبہ فرزند علی صاحب میر جماعت احمدیہ راولپنڈی بوس سال تک میری رفیقہ زندگی ہیں ۱۱ مارچ ۱۹۲۷ء کو بصرہ ۲ سال دارالامان کی مقدس زمین میں رافانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کر کے خدا کے قائم کردہ مقبرہ ہشتی کی برکات کی وارث ہوئیں۔ ان مخلص اور پاکباز نون میں سے تھیں۔ جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ایک عملی نمونہ بن گیا ہے اور جن کے دل ہر وقت اللہ اور اس کے پیاروں کی محبت سے معمور اور اس کے پیارے دین اسلام کی خدمت کے شوق اور ہوش میں مبتلا اور مضطرب رہتے ہیں۔ مرحومہ کی زندگی کے ایک ایک لمحہ کا مجھے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ اور میں نے مرحومہ کی طبیعت کو نہایت سادہ۔ ہر ایک قسم کے تصنعات سے پاک پایا۔ مرحومہ کی بعض صفات مثلاً علم۔ بردباری۔ مستقل مزاجی۔ چشم پوشی اور اخلاق حمیدہ کو دیکھ کر میں حیران رہتا تھا۔ بدگوئی۔ چیل۔ دوسرے کے متعلق کوئی بڑی بات کہنے یا سننے سے مرحومہ کی طبیعت نا آشنا اور سخت بیزاری تھی۔ اگر اتفاق سے کسی کے متعلق بڑی بات مرحومہ کے کانوں میں پڑ بھی جاتی۔ تو اسے آگے نہ لگانے دینا مرحومہ کا ایک نہایت قابل رشک خلق تھا۔ مجھے یاد ہے۔ میں نے ایک دفعہ مرحومہ سے کسی کے متعلق کسی خاص بات کے بارے میں پوچھا۔ اور متعدد دفعہ کئی رنگوں میں پوچھتا چلا۔ مگر مرحومہ نے کہا۔ میں ہرگز نہیں بناؤنگی۔ مجھے خود شرم آتی ہے۔ کہ میرے کانوں تک وہ خبر کیوں پہنچی۔ خواہ وہ خبر سچی ہے یا جھوٹی۔ مگر چونکہ وہ دوسرے کے متعلق اچھی نہیں۔ اس لئے میں ہرگز نہیں بتا سکتی۔

مرحومہ کی طبیعت دنیا سے بالکل منقطع رہتی تھی۔ گذشتہ سال کے ابتدائی ہینوں میں جب کہ مرحومہ کی بیماری کا خواب و خیال بھی نہیں تھا مرحومہ کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی ایک تحریر نظر سے گذری۔ جس کا ایک حصہ مندرجہ ذیل ہے:-

آہ یہ دنیا فانی ہے۔ اور اس کے تمام تعلقات بے بقا ہیں۔ اس میں جو بنا ہے وہ فنا ہوگا۔ اور جو بھی تعلق قائم ہو اسے۔ وہ آخر قطع ہوگا۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ جو اسے واقعی فانی سمجھتے ہیں۔ اور اس میں دل نہیں لگاتے۔ میری صحت جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ عام طور پر کمزور رہتی ہے۔ اس لئے زندگی کا کچھ اعتبار نہیں رہتا۔ یہی بھی کوئی اعتبار نہیں) خدا جانے۔ ملاقات ہو یا نہ ہو۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں نہایت عاجزی سے یہ عرض کرتی ہوں۔ کہ آپ میری غلطیاں اور کمزوریاں جو بھی مجھ سے آپ کے متعلق سرزد ہوتی ہیں معاف فرمادیں۔

مرحومہ کو حصول علم کا از حد شوق تھا۔ اور وہ اس کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہتی تھی۔ چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مستورات میں علمی میاں کو بلن اور اعلیٰ

بنانے کی خدمت سے مدرسہ خواتین کا افتتاح فرمایا۔ تو مرحومہ نے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا۔ جس کا ایک ایک لفظ اس گہری محبت۔ تڑپ اور ذوق و شوق کے جذبات سے برز رہا ہے۔ جو مرحومہ کو دینی علوم کے متعلق تھا۔ چنانچہ لکھا:-

پیارے آقا۔ میں اپنی جانوں سے زیادہ ہر وقت حضور کی فکر رہتی ہے۔ ہم ہر وقت دست بدعا رہتے ہیں۔ کہ خدا حضور کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور کامیابیوں اور خوشیوں سے پر لسی زندگی عطا کرے ہیں حضور کے فیض سے مستفیض فرمائے آمین۔

ہم کمزور ہیں۔ نالائق ہیں۔ گنہگار ہیں۔ اپنی سستیوں کمزوریوں۔ غلطیوں کے باعث حضور کو خوش نہیں کر سکتے۔ مگر حضور کی نظر شفقت سے یہ امید رکھتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائینگے اور فرماتے ہونگے۔ کہ خداوند تعالیٰ ہمیں تمام کمزوریوں سے نقصان سے پاک صاف کر کے صراط مستقیم پر چلا کر اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے آمین :-

ہیران آقا۔ ہماری بالکل وہی مثال ہے۔ کہ ہم باوجود جو شوق تڑپ رکھتی ہوئی تھی کچھ نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ ہمارے پاس سب اشیاء ذرائع تو موجود ہیں۔ مگر ان کا استعمال ہم نہیں جانتیں۔ اس کے لئے ہم حضور کی تیرہ دل سے نشکون ہیں۔ کہ حضور اس طرف متوجہ ہوئے۔ اور حضور نے ہماری ترقی بہبودی کے لئے یہ یکم تجویز فرمائی۔ کہ ان کی تعلیمی ترقی بذریعہ عالم استادوں کے کرائی جائے۔ اس یکم سے ہمیں بچد توشی ہوئی ہے۔ اور ہمیں اس میں کوئی شرم نہیں ہے۔ کہ ہماری غلطیوں سے ہمارے علم آگاہ ہوں۔ مگر یہ بھی حضور کی ہی ذرہ نوازی ہے۔ کہ حضور نے ہمارے ناموں کو بھی ان سے مخفی رکھا ہے۔ مگر خوشی کے ساتھ ہی پیار سے آقا ہیں ایک انشوس بھی ہے۔ کہ اس یکم کے فیض کا ذریعہ فی اطلال بہت محدود ہے۔ ہم میں سے اکثر نہیں ایسی ہیں۔ جو بے حد تڑپ رکھتی ہیں حصول علم کی۔ مگر اس قدر علم رحمن کے متعلق حضور نے فرمایا تھا۔ کہ ہونا لازمی ہے، نہ ہونے کے باعث سخت انشوس سے اس یکم سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہتی ہیں۔ چنانچہ ان ہی میں سے ایک میں بھی ہوں :-

مجھے عرصہ دراز سے حصول علم کی ایک خاص تڑپ اور شوق ہے۔ میں مدتوں سے سوچ رہی تھی۔ کہ میں کیسے ترقی کروں۔ کس جگہ سے علم حاصل کروں۔ کون سا ذریعہ استعمال کروں جس سے علم حاصل ہو سکے اور میرا وجود بھی مخلوق کے لئے کوئی مفید وجود ثابت ہو سکے۔ مگر کئی انتظام نہ ہو سکے کے باعث حیران تھی۔

بارے شکر شکر کرتے ہیں اور کان میں پہنچی۔ کہ اس کے متعلق تجویز ہو رہی ہیں۔ اور عقرب کوئی انتظام ہونے والا ہے۔ مگر جب وہ انتظام ہوا تو ہماری بیوقوفوں سے بڑھ کر۔ ہیران آقا۔ ہمیں بتلاؤں ہم ابتدائی علم کیسے حاصل کریں۔ دنیاوی علم تو اسکولوں سے مل سکتا ہے۔ مگر دینی علم کہاں سے دستیاب ہو۔ ہم اگر والدین سے جدا ہوں۔ تو خداوندی

علم کی بیادت نہ رکھتے ہوں۔ بھائیوں کو موقع نہ ہو۔ کہ وہ ہمیں تعلیم دیں۔ جبکہ وہ خود تعلیم حاصل کر رہے ہوں، تو ہم دینی ابتدائی علم کہاں سے لیکھیں۔ خدا کرے کہ ہماری بہنیں جلد سے جلد علم حاصل کر کے ہمارے لئے مفید ثابت ہو سکیں اور ہماری یہ مشکلات حل ہوں :-

546

میری علمی بیادت بہت ہی کم ہے۔ اس لئے میں پناہ نام پیش کرنے سے بھی شرماتی ہوں۔ پر اٹری تک اردو تعلیم ہے۔ اور قرآن شریف تقریباً نصف با ترجمہ جانتی ہوں۔ انگریزی دو تین ادفعہ شروع کی ہے مگر کوئی خاص وغیرہ تم نہیں کر سکی۔ عربی بھی شروع کی مگر کوئی کتاب تکمیل تک نہیں پڑھی۔ مجھے بڑی تڑپ ہے۔ اور میرے شوہر بھی مجھ سے کم میری تعلیم کی تڑپ نہیں رکھتے۔ ہیران آقا۔ کیا میری تعلیم کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے۔ یا میں باپوس ہو جاؤں۔ میرے صبی اور بھی کئی بہنیں ہیں۔ اگر ان کی علیحدہ کلاس ہو سکے تو بہت عمدہ ہو جائے +

بالآخر حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ ہم علم حاصل کر کے اس کی رضا کے ماتحت اپنے نفسوں کو چلا سکیں۔ اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہو کر اس کے پیارے بندوں میں شامل ہو جائیں۔ میرے لڑکے نور شید احمد کے حصول علم اور خادم دین خدا کا پیارا بندہ بننے کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ نیز میری والدہ محترمہ کی صحت و خاتمہ باقی اور میرے برادران کے امتحان میں کامیابی کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

اپنے ہیران آقا سے کیا میں چند الفاظ میں جواب کی امید رکھ سکتی ہوں راقہ حضور کی نظر شفقت کی امید دار حبیب النساء بیگم۔ ۱۵

حضرت اقدس نے مرحومہ کو خواتین کی جماعت میں داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ جب مرحومہ نے محنت اور اپنی ذاتی ذہانت کی وجہ سے امتحان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی۔ تو حضور امام علیہ السلام نے جو صد اخذائی کی خواہش سے اپنے دست مبارک سے مرحومہ کو ایک حائل شریف بطور انجام مرحمت فرمائی مرحومہ نے اس وقت حضور کا ان الفاظ میں شکر کیا :-

سیدی دعا تھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کے دست مبارک سے عنایت کردہ نہایت بابرکت تحفہ کو حاصل کر کے نہایت رحمت و مسرت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ دنیا جانیں۔ اور دل شکر و شکر ان کے جذبہ سے پر ہو کر شکر الہی میں مصروف ہو گیا۔ ہیران آقا ایسے سب خدا کا فضل اور احسان ہے۔ اس نے ہر موقع پر میری تائید فرمائی۔ اور مجھ اپنی ذرہ نوازی سے حضرت فرمائی۔ ورنہ میری کوششیں با میری بیادت کبھی ایسی نہ ہوتی تھی۔ کہ جس کے ذریعہ مجھے کوئی فضیلت حاصل ہوتی۔ میں اسے شوق ہیران آقا۔ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں بھی نہایت محبت اور شفقت سے ہرے دل کے ساتھ شکر یہ ادا کرتی ہوں۔ اور اپنے قصوروں کی معافی اور اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کیلئے اپنے دعا کیلئے شکر گزار ہوں +

احباب کی خدمت میں نہایت الحاح سے درخواست ہے۔ توہ مرحومہ کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ اور بزرگ مقام مرحمت فرما کر ہر ایک قسم کی رنجوں برکتوں اور فضلوں کے دروازے مرحومہ پر کھول دے۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

وہاں سے لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے متعلق کئی اور باتیں بھی لکھی ہیں۔ انہیں بھی دیکھ لیں۔

۸ اپریل کے الفضل میں ایک ضروری خبر
 جناب ڈاکٹر صاحب الفضل ۸ اپریل کے الفضل میں تحریر فرماتے ہیں کہ میری والدہ صاحبہ نے جبکی آنکھوں میں خارش اور پانی بہنے کی تکلیف تھی منجھ صاحب نور ایڈمنسٹریٹر کا موتی سرمد استعمال فرمایا۔ اور چند ہی دنوں میں نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ اس طرح مجھے ذاتی طور پر اس امر کے مفید اور فائدہ رساں ہونے کا علم ہوا۔ جس کا میں بڑی خوشی سے اظہار کرتا ہوں۔ تاہم ضرورت مند صاحب بھی اس مفید چیز سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ سرمد پانی بہنے اور خارش بہنے کے علاوہ ضعف بصرت، کھٹکے، سھولا، جالہ، دھند، غبار، گونا گونا، توڑنا، ناخوشہ ابتدائی موٹیابنا، غصہ، کھجکھج، جلد امراض، چشم کے لئے اکیر ہے۔ اگر آپ کو اپنی بیماری آنکھوں کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت فی تولد دو روپے آٹھ آنے مخصوص ذرا کم علاوہ۔

پتلا: منجھ نور ایڈمنسٹریٹر نور ایڈمنسٹریٹر قادیان ضلع گورداسپور

خالصہ دھرم دبا باناناک مذہب
 اردو گزٹنگھی میں یہ پہلی جامع کتاب ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ کچھ مذہب گرتھ صاحب اور بایا ناناک دونوں کے خلاف ہے۔ کہ بایا ناناک نے گرتھ صاحب میں اسلامی نماز روزہ کا دیا۔ جب جی یا جاب صاحب کا کوئی حکم نہیں۔ شری گرتھ میں مسلمان بننے کا حکم ہے۔ کچھ بننے کا حکم نہیں۔ گرتھ صاحب کو ساتھ آدمیوں نے بنایا۔ قرآن تمام کتب کا سردار۔ مسجد میں نماز ادا کرنے کا حکم گرتھ صاحب میں ہے۔ گوردوانہ جانے کا حکم نہیں۔ جب جی صاحب نماز اور بندگی نہیں۔ بلکہ کھتا اور دھتلی ہے۔ گرتھ میں مسلمانوں سے کھانے پینے سے نہیں روکا۔ ہندوؤں سے روکا۔

خالصہ تاریخ اور گوردوانا کا مذہب۔ شاہان اسلام نے کچھ گوردوان کو تین گوردوانی جا میدا میں بخشیں۔ مگر بعض گوردوان نے گوردوان کا مقابلہ کر کے شہید کیا۔ شاہان اسلام نے درگزر کیا۔ فری مظالم شاہان اسلام کا ازالہ۔ گوردوانک کے مسلمان ہونے کے میں نہیں آردو اور گوردوانی میں تو خط شدت و جرات بیخ انوار قیمت پتلا

بے اولادوں کو اولاد
 اگر آپ نے اولاد نہیں۔ اگر آپ معمول اولاد کی خاطر سیکڑوں پیسے زیادہ کر کے باہر سے بونگی ہوں۔ تو آپ کو دوا صاحب سے علاج کر کے اولاد حاصل کریں۔ والدہ صاحبہ تقریباً ۲۰ سال سے نہایت کایا پانی سے علاج کر رہی ہیں۔ اور اس طرح میں بہت سے اولاد ہوئے ہیں۔ اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ بسٹہ نادر و فائدہ کو ہاتھ سے نہ رکھیں۔ اور آج ہی ایک کارٹھی میں قیمت فائدہ کے لحاظ سے بہت کم یعنی ایک کس عرف چار روپے علاوہ محصول دار (نوٹ) آرڈر دینے وقت غصہ حالات سے اطلاع کریں۔ جو کہ پورے گرتھ صاحب سے

پتلا سید شوارج علی قادیان پنجاب

ضروری
 زمانہ ہسپتال میانوالی کے لئے ایک سداقتہ زمانہ کیونکہ ضرورت ہے۔ تنخواہ سلخ جالیں روپے ماہوار ملے گی۔ اور ایک نہایت موزوں مکان احاطہ ہسپتال میں برائے رہائش مفت ملے گا۔ درخواستیں

ماسٹر عبدالرحمن بی اے قادیان

برص سفید داغ ایک دن میں ٹھہرے آرام
 اگر ہمارے بھائی بڑی بونی کے ایک دن کے تین بار دگانے سے دن کے سفید داغ بالکل نہ جلتے ہیں تو کل قیمت دوپیس قیمت نہیں ہوتی۔ روپیہ سے فروغ غنیمت

چھک کے بد نما دھبے نہیں ہوتے۔ جھانیاں وغیرہ دور کر کے رہ جائے۔ ہونے چیرہ کو مثل کلاب بنا دیتا ہے۔ قیمت عار و پیرہ۔

پتلا کا پتہ

دفتر معالج برص نمبر ۱۳، درہنگہ رہار،

صاحب بہادر رسول سرحد میانوالی کے نام آئی پیرا ہشیں

حب اٹھرا کا نام
محافظ اٹھرا گولیاں لہ پٹو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا رقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو جو ام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی بربت حب اٹھرا اکیر کا حکم رکھیں۔ یہ گولیاں آپ کی تجربہ سے مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گوردوان کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رخ و علم میں مبتلا ہیں۔ وہ عالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاشانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوب صورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولد ایک روپیہ چار آنہ دھیر شروع حمل سے اخیر رضاقت تک تقریباً ۱۰ تولد خرچ ہوتی ہیں۔ جو آپ کو منگولے پر فی تولد ایک روپیہ دے دیا جائیگا۔

پتلا

عبدالرحمن کاغانی و خانہ رحمانی قادیان پنجاب

اعلیٰ شہدی سنگیاں اور پشاوری کلاہ
 ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی شہدی و پشاوری سنگیاں ہر رنگ کی فروخت کرتے ہیں۔ رنگ فی گز ۲ روپے ۴ روپے ہوں گے۔ اس کے علاوہ شہدی کناوریز عورتوں کے سوٹ کیلئے فی گز ۱ روپیہ۔ اور شہدی رسال فروخت کئے جاتے ہیں۔ کلاہ پشاور کی جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ ال بندوبست کی اپنی ارسال ہوں گے۔ اگر خدا نخواستہ بندہ آئے۔ تو صرف محصول کا کٹ کر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دی جائیگی۔ اجلی اجباب فرمائیں۔ بھکر فائدہ اٹھائیں۔ سال دوسری دوکانوں کی قیمت عمدہ اور نسبتاً ارزاں بھیجا جائیگا۔

پتلا

سنگیاں محمد و غلام حمید احمدی بازار کریم پورہ شہر پشاور

انتہار زیر آرڈرہ دول ۳۰ ضابطہ دیوانی
 یا اجلاس شیخ محمد ظہیر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایلمی پی پی سی۔ ایس۔ سیب حج۔ پتلا
 مقدمہ نمبر ۳۱۰ سٹیشن

ارجن سنگھ ولد کاہن سنگھ ساکن دعوزن۔ مستقل دودھ تحصیل پٹوہ
 کھن ولد پٹوہ۔ کرم ایڈی ولد کھن گھا ساکن دعوزن۔ دودھ تحصیل پٹوہ۔ پتلا۔ مدعا علیہم

دعویٰ ۸۰۰۱ بروٹے بچا

مقدمہ مذکورہ بالا میں مدعا علیہم پر معمولی طریقہ سے فیصل سن نہیں ہوتی ہے۔ لہذا انتہار زیر آرڈرہ رد و قائل ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور ان بتاریخ ۱۵ مئی حاضر عدالت ہوا کہ پیردی و جوابدی مقدمہ بذراکی نہیں کرے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔ تحریر ۱۹۲۵
 مہر عدالت دستخط حاکم

ساز سے پانچ آنہ کے ٹکڑے بھیج دیجئے
 نانک آپ کو دس نہایت مدلل اور مفید ٹکڑوں کا بنا بنایا سلاسلابا جو ہم ۲۰ روپے کے بھیج دیا جائے۔ جو کہ آریہ سماج کی ترویج کیلئے بہترین ہے۔ ہر ایک اس میں دیوں کے لیے دیے سرسبز اور اندرونی سازگار ہونے کے ہیں کہ باریک و شائستہ

پتلا کا پتلا

یک ڈیو تالیف و شاعت قادیان

ہندستان کی خبریں

لاہور امرٹی - کل ہسپتال میں دو مجروح شخص فوت ہو گئے۔ جن میں ایک کچھ اسی دن ہندو تھا۔ اس طرح مقتولین کی کل تعداد ۲۰ تک پہنچ گئی۔ جن میں سات مسلمان تھے۔

لاہور امرٹی - ہندو سماج لاہور نے پری محل میں ایک دفتر قائم کیا ہے۔ جس میں میلبیفون لگایا گیا ہے۔ تاکہ فسادات لاہور کے متعلق تمام امور کی تفتیش و تحقیق کی جاسکے۔

لاہور امرٹی - ہزار ایکسٹری گورنر صاحب بہادر نے چیف سیکریٹری پنجاب گورنمنٹ اور جنرل افسر کمانڈنگ ضلع لاہور کے ہمراہ سووار کی شام کو کوٹوالی کا معاہدہ کیا۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ قیام کیا۔

لاہور امرٹی - مسلمان رہنماؤں کا ایک وفد جو ملک محمد حسین ڈاکٹر ضلیف شجاع الدین، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ، میاں امیر الدین، سید افضل علی اور پروفیسر دل محمد ایم۔ اے پر مشتمل تھا۔ مسٹر ڈگلوئی ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں پہنچا۔ اور موجودہ صورت حالات پر گفتگو کی۔ اس پر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے انہیں یقین دلایا۔ کہ جن لوگوں کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے۔ انہیں فرار واقعہ سزا میں دیا جائے گی۔ اسی طرح ایک ہندو وفد بھی جس میں رائے بہادر لالہ سردار دہان بہادر پٹنڈی داس، رائے بہادر نرنجن داس اور لالہ دنی چند شامل تھے۔ مسٹر ڈگلوئی سے ملائی ہوئی۔

فسادات لاہور کے سلسلہ میں جو برطانوی فوجی دستے آئے تھے۔ انہیں کوٹوالی سے ہٹایا گیا۔

لاہور امرٹی - کاشم لالہ رام لال مجسٹریٹ درجن اول نے سوز منڈی کے ۹ ہندوؤں اور ایک مسلمان کے خلاف زبردستی ۵۴ ٹیپس بھیجی اور بلوہ کرنے کے الزام میں مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ صرف دو گواہان استغاثہ مسٹر عبدالرحیم مجسٹریٹ درجن اول اور سید نور حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کوٹوالی شہر کے بیانات ہوئے۔ جنہوں نے کہا۔ کہ انہوں نے ملزمان کو ایٹمیٹس بھیجئے اور بلوہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار کیا ہے۔ عدالت نے حکم سناتے ہوئے سات ہندو ملزمان کو بری کر دیا ہے۔ اور دو ہندو اور ایک مسلم ملزمان کو چھ ماہ کے نیک چلن لینے کے لئے ۵۰ روپیہ کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔

لاہور امرٹی - قابل وثوق ذرائع سے یہ اطلاع ملتی ہوئی ہے۔ کہ تفتیش مقدمات کے لئے بین ملازمین خفیہ پولیس کا تعزیر عمل میں آیا ہے۔ ان میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اس خبر سے مسلمانوں میں اضطراب پھیل رہا ہے۔ اگر یہ خبر درست ہے تو حکومت کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیے۔

مسلم ہوا ہے۔ کہ فسادات لاہور کے زد کرنے کے لئے جو فوج یا مسلح موٹر گاڑیاں سنگائی گئی تھیں۔ ان سب کا خرچ اہل لاہور ادا کرینگے۔

لاہور امرٹی - مسٹر ڈگلوئی ڈپٹی کمشنر لاہور نے امرٹی کے بندے اترم کو بھی ملک معظم ضبط کر لیا۔ کیونکہ اس میں جیت قابل اعتراض خبریں شائع کر دی گئی تھیں۔

مدارس میں "کانامہ نگار" کا نئی کٹ سے اطلاع دیتا ہے کہ پانچ قیدیوں کی رہائی کی تجویز زبردستی ہے۔ جن کی سزائیں سات سال اور نو سال کے درمیان ہیں۔ اور جن میں سے اکثر نصف سے زائد سزائیں پوری کر چکے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس تجویز کے مطابق کم و بیش ڈیڑھ ہزار قیدی رہا ہو جائینگے۔

قانونی اسکیم میں حل ہی میں ترمیم کی گئی ہے۔ کہ برائیاں دیہاتی آبادی کو ذاتی حفاظت کے لئے بغیر کسی فیس کے اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائیگی۔

شملہ امرٹی - آج لالہ لاجپت رائے راولپنڈی نامی جہاز سے انگلستان روانہ ہو گئے۔

کلکتہ ۹ مئی - آج چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے نوٹس لیٹورنٹ اطالوی اور جنرل پڈو اور فرانسینی پر قانون انڈیا فوٹوش کی دفعہ ۸ کی رو سے اس الزام میں ذبح عائد کیا ہے۔ کہ ملزمین کلکتہ میں چار یوپیوں کو ناپاک مقاصد کے لئے لائے تھے۔

راولپنڈی ۹ مئی - مٹی کو شہر کے باہر پولیس کے

سپاہیوں اور چند ڈاکوؤں کی ٹھکانہ پھیر ہو گئی۔ ڈاکوؤں نے پولیس پر گولیاں چلائیں۔ پولیس نے بھی فائر کئے۔ ایک ڈاکو کو جو پٹھان تھا زخمی ہو گیا۔ آدھ گھنٹے کی کشمکش کے بعد ڈاکوؤں کے تین آدمی گرفتار ہو گئے اور بقیہ بھاگ گئے۔

غازی پور میں ایک حیرت انگیز واقعہ ظہور میں آیا ہے۔ ایک عورت (چاری) نے دس سال ہوئے شادی کی تھی۔ لیکن وہاں کے جسمانی نظام میں یہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ وہ عورت نہیں رہی۔ بلکہ مرد ہو گئی ہے۔ اور اس نے ایک لڑکی سے شادی کی ہے۔ اس عجیب و غریب واقعہ کے متعلق جو صاحب امتیاز کرنا چاہتے ہیں۔ وہ سر ایس یا مین ہاشمی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل غازی پور کی مہر خط و کتابت کر سکتے ہیں (مہم ۲)۔

مداس امرٹی - مدراس پریزیڈنسی مسلم لیگ نے وزیر ہند وائسرائے اور گورنر مدراس کے خلاف اس امر کے متعلق ایک احتجاجی قرارداد پاس کی ہے۔ کہ مدراس کے ہائی کورٹ بیچ میں چھ مسلمانوں کی حالت ہی میں خالی ہوئی تھی۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے حقوق کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

غازی پور امرٹی - مسٹر ڈانلڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مٹی کچ بھاری لال کو جو رشوت کے مقدمہ میں مانوڈ تھے۔ ایک سال کی سزا اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ لازم سشن جج کے حکم سے ضمانت پر رہا کئے گئے۔

شیخ محمد امین دساگر چندا پیر سٹر لاہور کو ہائی کورٹ نے تین ماہ کے لئے پریکٹس کرنے سے معطل کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ پریوی کونسل میں اپیل کریں گے۔

بیسویں امرٹی - کل رات بر لا ملازہ واقعہ پیش آیا۔ جس میں ایک لاک گئی۔ پچاس ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

کرپان متعلق گورنمنٹ پنجاب کو تار

جواب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ پریزیڈنٹ اور ڈوٹے ایسوسی ایشن ہائی سکول قادیان کی طرف سے ایک تار اخبارات کو بھیجا گیا ہے۔ جس میں ایسوسی ایشن کے اس ریڈیویشن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جو ۱۴ مئی کے خاص اجلاس میں کرپان سے لاہور اور دیگر مقامات پر قتل ہونے والوں کے متعلق پاس کیا گیا اور جس میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ با تو وہ بہت جلد دیگر اقوام کو بھی اسلحہ رکھنے کی اجازت دے۔ یا کرپان رکھنے کو بھی خلاف قانون قرار دے۔